ایتھوپیا: نئے بطریق کو "اسلام کے احیاء اور توسیع" کے بارے میں تشویش ہے۔

ستمبر ۱۹۹۲ء میں فضیلت ماب ابیون پالوس ایتھوپیا کے آرتھوڈوکس چرچ کے بطریق منتخب ہوئے۔ ان کے انتخاب کے بعد بعض مبصّرین کی رائے تھی کہ وہ اس منصب کے لیے اگرچہ کثرتِ رائے سے منتخب ہوئے ہیں تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ یہ ذمّہ داری بیرونی مشکلات کے بغیر ادا کرسکیں گے۔

ستاون سالہ ابیون پالوس کو ماضی کی مارکسی حکومت نے ان کے مذہبی روابط کی بناء پر سات سال تک جیل میں ڈالے رکھا تھا اور رہائی کے بعد وہ سترہ سال ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پناہ گزین رہے ہیں۔ جب وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تھے، انھوں نے مختلف ریاستوں میں سات ایتھوپین آرتھوڈوکس چرچ قائم کیے تاکہ ایتھوپیا کے پناہ گزین اپنا ایمان برقرار رکھ سکیں۔

"آل افریقہ کانفرنس آف چرچز" کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جوس چیپینڈا سے ایک حالیہ ملاقات میں ابیون پالوس نے ایتھوپیا میں اسلام کے احیاء اور توسیع پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے اور مسیحی چرچ کے احیاء کے لیے مشترکہ کوششوں پر زور دیا ہے۔

ریورنڈ چیپینڈا نے بتایا ہے کہ بطریق کے خیال میں مسیحی برادری سے لوگ مسلمان ہوتے جا رہے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ آرتھوڈوکس چرچ سے وابستہ افراد کی تعداد کسی صورت میں کم نہ ہونے پائے۔

نومنتخب بطریق کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ ایتھوپیا کو افریقہ کی وحدت کے لیے کام کرنا چاہیے۔ آرتھوڈوکس چرچ افریقہ کے قدیم ترین چرچوں میں سے ایک ہے اور "آل افریقہ کانفرس آف چرچز" کے بانیوں میں سے ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ آرتھوڈوکس چرچ اور "آل افریقہ کانفرنس آف چرچز" دونوں اس مقصد کے لیے مل کر کام کریں گے۔

براعظم افریقہ خشک سالی، قحط اور ایڈز جیسے بڑے مسائل کا شکار ہے، جب کہ مغربی دنیا کے پالیسی سازوں کے ہاں افریقہ کی اہمیت روز بروز کم تر ہوتی جا رہی ہے۔ بطریق نے ایتھوپیا کے تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ درپیش مسائل کے حل کی خاطر اکھٹے ہوں اور رنگ و نسل کے اختلافات کو

بھلا دیں جو ایتھوپیا کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔

آرتھوڈوکس چرچ اور مصر کے قبطی چرچ کے درمیان اس وقت سے تعلقات خراب چلے آ رہے ہیں، جب ثانی الذکر نے ایتھوپیا کے آرتھوڈوکس چرچ کے علم میں لائے بغیر اریٹیریا کے آرتھوڈوکس چرچ کے سربراہ کی حیثیت سے بشپ میکاریوس کی رسم کہانت ادا کی تھی۔ ریورنڈ چیپینڈا نے کہا کہ "آل افریقہ کانفرنس آف چرچز" تمام چرچوں کے مابین تعاون کو فروغ دینا چاہتی ہے، تاہم انہوں نے آرتھوڈوکس چرچ اور قبطی چرچ کے باہمی تعلقات کی موجودہ صورت حال پر تبصرے سے انکار کیا ہے۔

سوڈان: جان گرنگ، کمانڈر ولیم سے بالمقابل نقصان اٹھا سکتے ہیں۔

جنوبی سوڈان میں جان گرنگ کی وفادار فوجوں اور ان کے فیلڈ کمانڈر ولیم نائیون بینی کے حامیوں کے درمیان حالیہ شدید لڑائی کا نتیجہ جو بھی نکلے، لیکن مبصّرین کے خیال میں "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" میں گرنگ کی حیثیت بتدریج متاثر ہو رہی ہے۔

گرنگ پہلے ہی اپنے حامیوں کا اعتماد کھو چکے تھے اور خشک موسم میں سرکاری فوجوں کے حملوں کے سامنے جس طرح "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کے ایک دھڑے کو، جس کے وہ سربراہ ہیں، فوجی اہمیت کے حامل قصبوں سے ہاتھ دھونے پڑے، ان پر تنقید تیز ہو گئی ہے۔

کمانڈر ولیم کو ایک ایسی فوج کی حمایت حاصل ہے جو زیادہ تر نیور، شلک، اچولس، ٹپوسا اور خطِ استوا پر آباد دوسرے قبائل پر مشتمل ہے۔ ان قبائل کو گرنگ کے زیر کمان "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کے دھڑے سے اختلاف ہے اور گرنگ دھڑے کے ڈنکا افسروں کے تشدّد سے تنگ آ کر انہیں بھاگنا پڑا ہے۔ گرنگ کا اپنا تعلق ڈنکا قبیلے سے ہے اور گرنگ کے لیے مشرقی استوائی قبائل کے تعاون کے بغیر کسی قابلِ ذکر تحریک کی کمان بہت مشکل ہے۔ وہ پہلے بھی تحریک میں ٹوٹ پھوٹ دیکھ چکے ہیں جس کے نتیجے میں "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کا ناصر گروپ وجود میں آیا تھا۔ اس گروپ کی قیادت کمانڈر ریاق مچار کے ہاتھ میں ہے جو بالائی نیل کے زیادہ تر علاقے میں اثر و نفوذ کا مالک ہے۔

کمانڈر ولیم نے حال ہی میں کئی کمانڈروں کو ریڈیائی پیغامات بھیجے ہیں کہ انہوں نے جان گرنگت کو معزول کر دیا ہے۔ جو لوگ کمانڈر ولیم سے واقف ہیں، ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک بہادر سپاہی ہیں جو تحریک کے اندر واضح نصب العین کی عدم موجودگی سے مایوس ہیں۔ تاہم اس امر کا امکان نہیں کہ ڈنکا کی بڑی تعداد جان گرنگ کی برطرفی کی حمایت کرے، اگرچہ جنوبی سوڈان سے طویل عرصہ تک گرنگ کی غیر حاضری سے "سوڈان پیپلز لبریشن آرمی" کی فوجی کارکردگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔